میں وہ سُنی ہوں جمیلِ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ و السلام

اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام پر مستقلاً سلام کا جواز

تحریر

غزالی زماں امام اہل سنت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ اہل بیتِ اطہار

27/A شیخ ہندی سٹریٹ (داتا دربار مارکیٹ) لاہور
0321/0313/0300-9429027
mahboobqadri787@gmail.com

مکتبہ اہل بیت اطہار کا قیام

الحمد للہ! محرم الحرام ۱۴۳۳ھ میں خاندان نبوت و رسالت کے اعلیٰ مقام و مرتبہ کے تحفظ اور اصحاب رسول کی عظمت کے بیان و اظہار کے لیے مکتبہ اہل بیت اطہار کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس کا مقصد افراط وتفریط سے اپنا دامن بچا کر قرآن وسنت اور اکابر اسلام کے افکار و نظریات کی روشنی میں عظمت ناموس اہل بیت کے موضوع پر صحت مند، مدلل اور معتدل لٹریچر کی اشاعت کرنا ہے تاکہ معاشرے سے فرقہ وارانہ کشیدگی، باہمی منافرت اور فاصلوں کو کم کیا جا سکے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضور ﷺ کے طفیل اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام کو اعلیٰ ترین مراتب اور مقامات سے سرفراز بنایا۔ حضور ﷺ کے اہل بیت اطہار کو اللہ تعالیٰ نے دوہری شان عطا فرمائی کہ وہ نسب رسول ﷺ کی شان کے حامل بھی ہیں اور مقام صحابیت سے بھی سرفراز ہوئے۔ ہم اس پلیٹ فارم سے کوشش کریں گے کہ مثبت انداز میں خاندان نبوت کی عظمتوں کو بیان کر سکیں۔ معزز قارئین اپنے گرد و پیش اور اپنے علمی ذخیروں میں اس موضوع پر اکابر و اسلاف کی علمی وتحقیقی نوادرات، کتابوں اور مضامین و مقالات کی فوٹو کاپی مرحمت فرمائیں تاکہ ان خفتہ علمی خزانوں کو ضائع ہونے سے بچا لیا جائے اور نئی نسل کی امانت ان تک منتقل کر دی جائے۔ محبان اہل بیت کی خدمت میں دردمندانہ گزارش ہے کہ وہ مشنری جذبے سے سرشار ہو کر یہ لٹریچر اپنی توفیق کے مطابق زیادہ سے زیادہ خرید کر اپنے گرد و پیش اور اپنے علاقے میں مفت تقسیم کریں تاکہ ابلاغ دین کا فریضہ سرانجام پائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاص اور للہیت کے ساتھ اس مشن پر کاربند رکھے اور ہماری مختصر کوششوں کو ثمر بار فرمائے۔ آمین

ملک محبوب الرسول قادری

مؤسس: مکتبہ اہل بیت اطہار

۲۷ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ

27/A شیخ ہندی سٹریٹ (داتا دربار مارکیٹ) لاہور

0321/0300/0313-9429027, mahboobqadri787@gmail.com

میں وہ سنی ہوں جمیلِ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ و السلام

اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام
پر مستقلاً سلام کا جواز

تحریر

غزالی زماں رازی دوراں امام اہل سنت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ اہل بیت اطہار
27/A شیخ ہندی سٹریٹ (داتا دربار مارکیٹ) لاہور
0321/0313/0300-9429027
mahboobqadri787@gmail.com

نام کتاب .... اہلبیتِ اطہار علیہم پر مستقلاً سلام کا جواز

مرتبہ .... حضرت غزالی زماں علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

بفرمائش .... پیر سید فیض الحسن شاہ بخاری

پیر سید عظمت حسین شاہ گیلانی

صاحبزادہ سید تنویر حسین شاہ کاظمی

اشاعت بار اوّل .... ۲۷ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ

صفحات 28

ہدیہ 30/-

.... ملنے کے پتے ....

☆ دار العلم داتا دربار مارکیٹ (سستا ہوٹل) لاہور ☆ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

☆ اسلامک بک کارپوریشن راولپنڈی ☆ احمد بک کارپوریشن راولپنڈی

☆ انجمن محبان محمد ﷺ بڑی خانقاہ بہاری شریف (ڈڈیال ضلع میرپور آزاد کشمیر)

☆ دفتر تحریک غلامانِ اہل بیت دار العلوم جامعہ سیدہ زینب کبریٰ للبنات گلشنِ سادات

خانو ہاری شریف اڈہ سوا آصل فیروز پور روڈ، لاہور

☆ آستانہ عالیہ چشتیہ، شکریلہ شریف (سرائے عالمگیر) ضلع جہلم

اسلامک میڈیا سنٹر 27-اے شیخ ہندی سٹریٹ دربار مارکیٹ لاہور

042-37214940, 0300-9429027, 0321-9429027

mahboobqadri787@gmail.com

اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے
اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

(الاحزاب: ۳۳..... ترجمہ: کنز الایمان)

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

آئمہ اہل بیت اطہار علیہم السلام

مرتبہ: صاحبزادہ پیر سید انعام الحسنین [illegible]

نمبر شمار	اسماء مبارک	ولادت	شہادت	روضہ مبارک
1	سیدنا امام علی علیہ السلام	13 رجب	21 رمضان	نجف اشرف عراق
2	سیدنا امام حسن علیہ السلام	15 رمضان	28 صفر	جنت البقیع مدینہ
3	سیدنا امام حسین علیہ السلام	3 شعبان	10 محرم	کربلائے معلی عراق
4	سیدنا امام زین العابدین علیہ السلام	15 جمادی الاول	25 محرم	جنت البقیع مدینہ
5	سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام	1 رجب	7 ذی الحج	جنت البقیع مدینہ
6	سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام	17 ربیع الاول	15 شوال	جنت البقیع مدینہ
7	سیدنا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام	7 صفر	25 رجب	کاظمین عراق
8	سیدنا امام علی رضا علیہ السلام	11 ذی القعد	23 ذی القعد	مشہد مقدس ایران
9	سیدنا امام محمد تقی علیہ السلام	10 رجب	29 ذی القعد	کاظمین عراق
10	سیدنا امام علی نقی علیہ السلام	5 رجب	3 رجب	سامرہ عراق
11	سیدنا امام حسن عسکری علیہ السلام	10 ربیع الثانی	8 ربیع الاول	سامرہ عراق
12	سیدنا امام محمد مہدی علیہ السلام	آپ علیہ السلام بزمانہ آخر تشریف لائیں گے		

نذرانِ حروف

اہلِ بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

اللہ تعالیٰ کے دین اسلام میں جبر کے ذریعے بات منوانے کا کوئی جواز نہیں اور اپنی ذاتی پسند و ناپسند کی بنیاد پر فتوؤں کی بچھاڑ بلکہ الزامات و بہتان تراشی کے سلاسل کا اجراء نہایت مکروہ حرکت ہے۔ اس فعل شنیع کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے۔فتوؤں کا بے جا اور کثرت سے اجراء و استحصال بھی روا نہیں۔ ذرا ذرا سی بات پر اپنے ہی ساتھیوں کو فریق مخالف میں شمار کر دینا عقل سے اعلان جنگ کے مترادف ہے۔ ایسا ہی ایک مسئلہ اس وقت اہل بیت اور صحابہ کے دو گروپ ظاہر کر کے بنا دیا گیا ہے جو ہر مخلص اور باشعور راست العقیدہ سنی مسلمان کے لئے فکری انتشار اور پریشانی کا باعث ہے۔ فریق مخالف پر بدعقیدگی کا بہتان ایک معمول بن کر رہ گیا ہے۔ اگر کسی نے علیہ السلام کہہ دیا تو کم عقل لوگوں کے ہاں شیعہ اور رافضی قرار پایا اور ﷺ کہہ دیا تو خارجی و ناصبی ٹھہرا۔ یہ افراط و تفریط سراسر جبر ہے ادب اور محبت مل کر انسان کو فیض یاب کرتے ہیں جبکہ بے ادبی و گستاخی اور جسارت کی روش خیر و حق کے راستے سے محروم کر دیتی ہے۔ اس وقت مکتبہ اہلِ بیتِ اطہار اپنی منزل کی طرف پہلے قدم کے طور پر امام اہل سنت غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر مگر نہایت جامع کتابچہ ”اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام پر مستقلاً سلام کا جواز“ اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے جا رہا ہے۔ اس کی علمی حیثیت مسلکی ترجمانی اور قبولیت و مقبولیت کے لئے حضرت غزالی زماں علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی ہی کافی ہے۔ دیانت و اخلاص کے تقاضے کے مطابق مخالف موقف کے حامل اہل علم کو ضد کے بجائے علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر کا احترام کرنا چاہیے۔

برصغیر کے عظیم بزرگ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہٗ غیر انبیاء کے لئے "علیہ السلام" کہنے کو درست قرار دیتے ہیں۔ گویا فرماتے ہیں کہ تحفہ اثنا عشریہ میں کسی جگہ صلوٰۃ بالاستقلال غیر انبیاء کے حق میں نہیں لکھا گیا۔ البتہ لفظ علیہ السلام کا حضرت امیر المومنین و حضرت سیدۃ النساء و جناب حسنین و دیگر آئمہ کے حق مذکور ہے اور اہل سنت کا مذہب یہی ہے کہ صلوٰۃ بالاستقلال غیر انبیاء کے حق میں درست نہیں اور لفظ سلام کا غیر انبیاء کی شان میں کہہ سکتے ہیں۔

اس کی سند یہ ہے اہل سنت کی کتب قدیمہ حدیث میں علی الخصوص ابوداؤد و صحیح بخاری میں حضرت علی و حضرات حسنین و حضرت فاطمہ و حضرت خدیجہ و حضرت عباس کے ذکر مبارک کے ساتھ لفظ علیہ السلام کا مذکور ہے البتہ بعض علماء ماوراء النہر نے شیعہ کی مشابہت کے لحاظ سے اس کو منع لکھا ہے لیکن فی الواقع مشابہت بدوی کی امر خیر میں منع ہے اور یہ بھی ثابت ہے...... کہ پہلی کتاب اصول حنفیہ کی شاشی ہے اس میں نفس خطبہ میں حمد و صلوٰۃ کے بعد لکھا ہے۔ والسلام علی ابی حنیفة واحبابہ۔ یعنی سلام نازل ہو حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر اور آپ کے احباب پر۔ اور ظاہر ہے کہ مرتبہ حضرات موصوفین کا جن کا نام نامی اوپر مذکور ہوا ہے۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مرتبہ سے کم نہیں تو اس سے معلوم ہوا کہ اہل سنت کے نزدیک بھی لفظ سلام کا اطلاق ان بزرگوں کی شان میں بہتر ہے اور حدیث شریف سے بھی ثابت ہے کہ لفظ "علیہ السلام" کا غیر انبیاء کی شان میں کہنا چاہیے چنانچہ یہ حدیث ہے...... علیه السّلام تحیّة الموتیٰ ...... یعنی اموات کی شان میں علیہ السلام کہنا ان کے لئے تحفہ ہے یعنی بلاتخصیص ہر میت مسلمان کے لئے لفظ علیہ السلام کا تحفہ ہے تو اہل اسلام میں غیر انبیاء کی شان میں بھی علیہ السلام کہنا شرعاً ثابت ہے۔

(فتاویٰ عزیزی اکامل از حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی۔ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی۔ صفحہ ۲۶۰، ۲۶۱)

واضح رہے کہ تحفہ اثنا عشریہ میں سوال یہ پوچھا گیا تھا کہ "صلوٰۃ وسلام یعنی درود وسلام بالاستقلال بارہ امام کے حق میں لکھا ہے حالانکہ یہ امر اہل سنت والجماعت کے نزدیک ناجائز ہے اس واسطے کہ اس میں اہل بدعت کی مشابہت لازم آتی ہے اور

اہل سنت نے ایسی مشابہت سے پرہیز کرنا اپنے لئے لازم جانا ہے تو اس امر کے جواز کے لئے سند اہل سنت کی کتب معتبرہ سے بیان کرنا چاہیئے۔"

تمام اکابر و مشاہیر اپنی تحریروں، تقریروں اور گفتگو میں اہل بیت اطہار کے ساتھ علیہم السلام اور رضی اللہ عنہم دونوں استعمال کرتے تھے بہر حال یہ کوئی وجہ نزاع نہیں۔ بحث کا مقصود عدم جواز کا فتویٰ جڑ دینے والوں کو اصل معاملہ سے آگاہ کرنا ہے۔ قصور ان کا بھی زیادہ نہیں کیونکہ ترجمہ کرنے والوں نے ڈنڈی ماری اور یہ بے چارے لکیر کے فقیر ٹھہرے۔ اسی طرح سر الشہادتین کے اہل عربی متن میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ان کے شارح حضرت مولانا سلامت اللہ کانپوری رحمہ اللہ نے حضرات حسنین کریمین علیہما السلام کے اسمائے مبارکہ لکھتے ہوئے اہتمام کے ساتھ علیہ السلام، علیہما السلام کے مبارک الفاظ استعمال کئے ہیں اور یہ وہ کتاب ہے جس کو سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری محدث بریلوی قدس سرہٗ اور فاتح قادیان حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہٗ وغیرھما جیسے اجلہ علماء اکابر نے پسند فرمایا ہے اور اس کے مطالعہ سے استفادہ کی ترغیب دی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ سر الشہادتین اور اس کی فارسی شرح تحریر الشہادتین کو اردو کے قالب میں ڈھالنے والے اہل بیت کے مایہ ناز عالم اور حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے خانوادہ کے چشم و چراغ حضرت علامہ صاحبزادہ سید شاکر القادری الگیلانی (0321-5238033, 0321-5100151) اپنے اردو ترجمہ کے متعلق رقم طراز ہیں کہ "ہم نے پورے ترجمہ میں حضرات حسنین کریمین علیہما السلام کے ساتھ رضی اللہ عنہما کے بجائے علیہ السلام کے الفاظ استعمال کئے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ سر الشہادتین کے اصل عربی متن اور تحریر الشہادتین فارسی شرح کے متن میں ان دونوں شاہزادوں کے لئے انہی الفاظ کو بکثرت استعمال کیا گیا ہے اور ہم نے اسی کی پیروی کی ہے۔"

(مطبوعہ اٹک صفحہ ۳۱)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی یہ عبارت توجہ طلب ہے اور اہل محبت کے لئے ہدایت کا روشن چراغ ہے۔

''حضرت سید الشہداء اور حضرت مولیٰ مشکل کشا رضی اللہ عنہما کی مجلس ذکر شریف منعقد کرنا اور یا علی سلام علیك وبالاکی سلام علیك کہنا کچھ حرج نہیں رکھتا جبکہ منکرات شرعیہ سے خالی ہو...... واللہ تعالیٰ اعلم۔'' (فتاویٰ رضویہ جلد ۶ صفحہ ۶۰۹)

ولایت کبریٰ کی بحث میں دوسری جگہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کا ارشاد یوں مرقوم ہے۔ ''پھر آئمہ اطہار علیہم السلام کو بالترتیب اس منصب عظیم کا عطا ہونا لکھ کر رقم طراز ہیں۔ ''بعد وفات عسکری علیہ السلام تا وقت ظہور سید الشرفا غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر الجیلی ایں منصب بروح حسن عسکری علیہ السلام متعلق ....''

(بحوالہ سیف المسلول مترجم اردو ناشر کتاب: فاروقی کتب خانہ ملتان۔ صفحہ ۵۲۷ تا ۵۲۹)

حضرت حسن عسکری کی وفات کے بعد سید الشرفا غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر جیلانی کے زمانۂ ظہور تک یہ منصب حضرت حسن عسکری کی روح سے متعلق ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۹۔ صفحہ ۸۱)

اب مسئلہ یہ ہوا کہ ترجمہ کرتے ہوئے علیہ السلام اڑا دیا گیا جبکہ اصل عبارت میں علیہ السلام موجود ہے اور ترجمہ میں حذف کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

غور کرنا چاہیئے کہ عمومی زندگی میں خواہ مخواہ کا اعتراض کرنے والے حضرت مولانا کے پاس بھی جب کوئی آئے اور اپنے کسی مسلمان بھائی کی طرف سے سلام پہنچائے تو حضرت فوراً جواب ارشاد فرماتے ہیں...... وعلیك وعلیه السلام ...... یا ...... وعلیه وعلیکم السلام ...... یعنی ''تم پر اور اس پر سلامتی ہو جب دور سے دوسرے مسلمان کو خود سلام کہے جا رہے ہیں تو اہل بیت نبوت ﷺ کی خدمت بابرکت میں سلام عرض کرنے سے منع کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟

ہمیشہ سے اہل سنت کے اکابر و اصاغر بڑے ذوق و شوق سے درود شریف پڑھتے آرہے ہیں اور صبح قیامت تک یہ عمل جاری رہے گا کہ یہ ہمارے معمولات میں

شامل ہے۔ ...... الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ...... اگر یہاں حضور علیہ السلام کے اتباع میں آپ کی طاہر آل اور آپ کے مقدس اصحاب پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا روا ہے تو کم از کم اہل سنت کہلانے والے کسی شخص پر اہل بیت نبوت علیہم السلام کی خدمت عالیہ میں سلام عرض کرنے سے منع کرنے کا تصور بھی زیب نہیں دیتا بلکہ ایمان کا تقاضا ہے کہ جب بھی خاندانِ رسالت ونبوت کا ذکر خیر آئے وہ ضرور علیہم السلام کہے۔

بلکہ اعلیٰ حضرت تو اولیاء کرام کو بھی علیہم السلام کہنے کے قائل ہیں بلکہ لکھ بھی دیتے ہیں مثلاً حوالہ ملاحظہ ہو۔ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

''جب قبور مومنین بلکہ اولیاء علیہم السلام اجمعین کا توڑنا اور منہدم کرنا شعار نجدیہ وہابیہ ہوا تو کسی کو جائز نہیں ہے کہ وہ صورت مسئولہ میں قبور مومنین اہل سنت کو توڑ کر بلکہ ان کو کھود کر ان پر اپنی رہائش وآسائش کے مکان بنا کر ان میں لذات دنیا میں مشغول ومنہمک ہو جو قطعاً ویقیناً اصحاب قبور کو ایذا دینا اور ان کی اہانت اور توہین کرنا ہے جو کسی طرح جائز نہیں۔''

(فتاویٰ رضویہ۔ مع تخریج وترجمہ عربی عبارات۔ جلد نمبر ۹، صفحہ ۴۳۶)

امام اہل محبت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ نے تو اس خاندان پاک کی خدمت عالیہ میں لاکھوں سلام عرض کئے ہیں۔ آیئے! اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ کی ہم نوائی میں ہم بھی آل وعترت نبوی علیہ السلام کے حضور لاکھوں سلام عرض کریں۔ ؎

اُن کے مولیٰ کی اُن پر کروڑوں درود اُن کے اصحاب وعترت پہ لاکھوں سلام
پارہائے صحف غنچہائے قدس اہلِ بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام
آب تطہیر سے جس میں پودے جمے اس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام
خونِ خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

تحریک غلامانِ اہل بیت علیہم السلام کے بانی گرامی قدر صاحبزادہ سید انعام الحسنین شاہ کاظمی زنجانی چشتی حفظہ اللہ تعالیٰ بھی پورے اخلاص کے ساتھ اس مشن پر لگے ہوئے ہیں اور رافضیت و شیعیت کے بے بنیاد الزامات برداشت کر رہے ہیں ان کے مطابق ان کی تحریک کے اغراض و مقاصد یہ ہیں۔ (۱) رضائے الٰہی کا حصول...... (۲) اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم...... (۳) تعلیمات قرآن کا فروغ...... (۴) تعلیمات اہل بیت کے فروغ کے لئے آئمہ اہل بیت کے ایام منانا...... (۵) تحفظ ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے جدوجہد...... (۶) جہاد فی سبیل اللہ کی تعلیم...... (۷) امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا پرچار...... (۸) اولیاء کاملین کے مشن کے مطابق معاشرے سے نفرتوں کا خاتمہ...... (۹) صحت مند لٹریچر کی اشاعت و ابلاغ...... وہ اپنے تحریکی نصب العین کو بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ ارشاد الٰہی کے مطابق اہل ایمان کا فریضہ ہے کہ ابلاغ دین کے لئے ہر دور میں اہل اسلام کا ایک گروہ موجود رہے جو نیکی اور خیر کا حکم دے اور بدی و برائی سے معاشرے کو بچائے۔ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل میں ہم نے اپنا فریضہ خیال کرتے ہوئے ۲۰۱۰ء سے ''تحریک غلامانِ اہل بیت علیہم السلام'' کا اجراء کیا...... الحمد للہ! اب یہ تحریک وطن عزیز کے اطراف و اکناف میں اہل محبت کو یکسو اور مجتمع کر رہی ہے۔ اس کے اغراض و مقاصد اور نصب العین سے آپ کو آگاہی ہو چکی...... اس کا مختصر پیغام اور پروگرام یہ ہے کہ...... ہم جانشین رسول، راکب دوشِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام سمیت پانچوں خلفائے راشدین، والیٔ کربلا شہزادۂ رسول حضرت سیدنا امام عالی مقام حسین علیہ السلام، شہدائے کربلا و آئمہ اہل بیت کی یاد منانے اور ان کی تعلیمات کو عام کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور عالمِ نسواں حضرت خاتون قیامت و جنت سیدہ طیبہ طاہرہ بنت رسول اللہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اور تمام اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کی روشن زندگیوں اور تعلیمات سے اکتساب فیض کرے...... بچوں

کے نام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ساتھ اہل بیت نبوت ﷺ کی مقدس ہستیوں کے اسمائے گرامی سے موسوم کیے جائیں۔ مساجد اور مدارس کے نام بھی اہل بیت نبوت کے بزرگوں کے ناموں پر رکھے جائیں اور ان کے اسوۂ مقدسہ کو اپنایا جائے کہ یہی صراط مستقیم ہے اور یہی خیر کا راستہ ہے۔ یاد رکھیے! رضائے رب اور رضائے مصطفےٰ ﷺ کے حصول کا یہی راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

اسی پروگرام کے حامل انجمن محبان محمد ﷺ کے بانی سربراہ حضرت صاحبزادہ پیر سید فیض الحسن شاہ بخاری سجادہ نشین خانقاہ عالیہ بخاری شریف تحصیل ڈڈیال ضلع میر پور آزاد کشمیر (0300-5169745) نے اپنے آستانے پر ۲۰۰۰ء میں انجمن کی باقاعدہ بنیاد رکھی اور تب سے اب تک پورے تسلسل کے ساتھ مصروف عمل ہیں قبل ازاں ان کے ہاں بڑی خانقاہ پر اپنے اجداد کے زمانے سے یہ کام جاری وساری تھا مگر انہوں نے اس کام کو جماعتی و تنظیمی رنگ عطا کیا۔ صاحبزادہ پیر سید فیض الحسن شاہ خالصتاً تنظیمی و تحریکی مزاج کے حامل ہیں ہم نے طویل عرصہ انجمن طلبہ اسلام کے پلیٹ فارم سے مشترکہ تحریکی جدوجہد کا آغاز کیا تھا۔

کامرہ (اٹک) میں حضرت علامہ سید مہر حسین شاہ بخاری (0300-5387918) نے ''مجلس تحفظ ناموس اہل بیت'' قائم کی ہے اور وہ بھی اس موضوع پر راسخ العقیدہ اہل سنت کے بزرگوں کا لٹریچر شائع کرنے کی طرف متوجہ ہوئے ہیں۔ کچھ عمدہ کام منظر پر آئے ہیں۔ اور وہ مزید کاموں کے لئے محو و مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی توفیقات میں مزید برکتیں اور نکھار پیدا کرے آمین

حضرت اقبال نے کہا تھا۔ ؎

از ولائے دودمانش زندہ ام　　در جہاں مثل گہر تابندہ ام

''آپ کے مبارک خاندان کی محبت سے میری زندگی کا چراغ روشن ہے اور

میں اس جہان میں موتی کی طرح تابندہ ہوں۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی ہی کیفیت سے سرشار کر دے کہ یہی مقصودِ فطرت ہے، یہی طرزِ مسلمانی۔

اب حضرت غزالی زماں قدس سرہ کی تحریر پڑھیئے اور فکری و نظری اعتبار سے اپنی اعتقادی پوزیشن کو واضح کر لیجئے کہ اکابر و اسلاف کا راستہ خیر اور فلاح کا راستہ ہے۔

ملک محبوب الرسول قادری

۲۷ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ

مؤسس: مکتبہ اہل بیت اطہار

27/A شیخ ہنڈی سٹریٹ (داتا دربار مارکیٹ) لاہور

0321/0300/0313-9429027, mahboobqadri787@gmail.com

اہلبیتِ اطہار پر مستقلاً سلام کا جواز

امام اہلسنت غزالی زماں رازیٔ دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ ☆

غیر انبیاء و ملائکہ علیہم السلام پر بالاستقلال صلوٰۃ وسلام بھیجنے کے جواز کو اگرچہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے عامہ اہل علم سے نقل کیا ہے۔

كَمَا فِیْ تَفْسِیْرِ رُوْحِ الْمَعَانِیْ (پارہ ۲۲ ص ۸۶) وَ اَمَّا الصَّلٰوۃُ عَلٰی غَیْرِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمَلَائِکَۃِ قَدْ اِضْطَرَبَتْ فِیْهَا اَقْوَالُ الْعُلَمَاءِ فَقِیْلَ تَجُوْزُ مُطْلَقًا قَالَ الْقَاضِیْ عِیَاضٌ وَعَلَیْهِ عَامَّۃُ اَهْلِ الْعِلْمِ (انتھٰی)

لیکن جمہور کے مطابق ہمارا مسلک یہ ہے کہ ہم بالتبع جواز بلا کراہت کے قائل ہیں اور بالاستقلال مکروہ سمجھتے ہیں۔ البتہ صلوٰۃ کے بغیر صرف سلام علیٰ غیر الانبیاء والملائکہ علیہم السلام ہمارے نزدیک بالاستقلال اور بالتبع بلا کراہت جائز ہے۔ فقہاء کرام کے ایک گروہ نے اس مسئلے میں عدم جواز یا کراہت کا جو قول کیا ہے وہ تنہا سلام سے متعلق نہیں بلکہ مجموعہ صلوٰۃ وسلام کے بارے میں ہے جو ہم پر حجت نہیں۔ جو حضرات سلام مذکور کو ناجائز مکروہ تنزیہی اور خلاف اولیٰ کہتے ہیں ان کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ عرض ہے کہ کسی کتاب میں کوئی ایسی عبارت موجود نہیں جس سے بغیر اختلاف کے علماء اہلسنت یا کم از کم علمائے احناف کے نزدیک سلام مذکور ناجائز، مکروہ تنزیہی یا خلاف اولیٰ ثابت ہوتا ہو۔ نہ یہ جمہور کا مذہب ہے۔ وَمَنِ ادَّعٰی فَعَلَیْهِ الْبَیَانُ۔

یقیناً بعض نے عدم جواز اور بعض نے کراہت تنزیہی یا خلاف اولیٰ کا قول کیا ہے مگر ان کے بالمقابل دوسرے علماء کرام نے اس قول کا انکار بھی فرمایا ہے جس کی روشن دلیل ان کے کلام میں سلام مذکور کا ورود ہے۔ کَمَا سَیَاْتِیْ

☆ بانی وشیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم ملتان

مانعین حضرات کے دلائل کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(۱) علمائے اہلسنت نے غیر انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے لئے علیہ السلام لکھنے کو بالاتفاق ممنوع قرار دیا ہے۔

(۲) لفظ ''سلام'' ''صلوٰۃ'' کے معنی میں ہے۔ لہٰذا صلوٰۃ کی طرح تنہا سلام بھی ناجائز اور مکروہ ہوگا۔

(۳) رسل و انبیاء علیہم السلام کے لئے صلوٰۃ وسلام کے الفاظ تعظیماً استعمال کئے جاتے ہیں اگر ان کے غیر کے لئے بھی مستقلاً استعمال کئے جائیں تو غیر نبی کی تعظیم، تعظیمِ نبی کی مثل ہو جائے گی۔

(۴) غیر انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے لئے صلوٰۃ وسلام یا تنہا ''سلام'' کے الفاظ استعمال کرنا روافض اور اہل بدعت کا شعار ہے۔ اس لئے یہ استعمال ناجائز ہوگا۔

علی الترتیب چاروں کا جواب حسب ذیل ہے:۔

(۱) بالاتفاق اور علی الاطلاق غیر انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے لئے بالاستقلال تنہا سلام کو آج تک کسی نے ممنوع نہیں کہا اور اگر کسی نے ایسا دعویٰ کیا ہے تو اس کا تعاقب کیا گیا ہے۔

اس سلام کو ممنوع، ناجائز یا خلاف اولیٰ کہنے والے بعض علماء ہیں جس کو ان کی تحقیق پر اعتماد ہو وہ اس پر عمل کرے۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن مجوزین بلاکراہت سے الجھنا ان کے لئے درست نہیں کیونکہ بالمقابل محققین اہلسنت کا ایک ایسا گروہ بھی موجود ہے جو غیر انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے لئے بالاستقلال لفظ سلام استعمال کرتا ہے پھر یہ کہ مانعین کی مراد سلام علی الاطلاق نہیں بلکہ سلام مقید ہے جس کا فِیْ مَا نَحْنُ فِیْهِ سے کوئی تعلق نہیں۔ کَمَا سَنُبَیِّنُهٗ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔ لہٰذا بعض علماء اہلسنت کی وہ عبارات مانعین حضرات کے لئے مفید نہیں۔

(۲) لفظ ''سلام'' کا ''صلوٰۃ'' کے معنی میں ہونا بداہتہً باطل ہے۔ اس لئے کہ دونوں کا مادۂ ترکیب، اشتقاق، وضع و ہیئت اور استعمال بالکل الگ ہے پھر ایک معنی

میں ہونا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔

البتہ امام حلیمی ؒ نے صلوٰۃ کو بمعنی سلام کہا اور اسی قول کے پیش نظر امام الحرمین جوینی نے سلام کو بمعنی صلوٰۃ قرار دیا۔ لیکن مخفی نہ رہے کہ یہ دونوں بزرگ شافعی ہیں۔ لہٰذا یہ قول شوافع کا ہوا جسے بعض احناف نے بھی ذکر کر دیا۔ نیز یہ کہ امام حلیمی ؒ اور امام جوینی ؒ نے صلوٰۃ کو بمعنی سلام اور بالعکس مطلقاً نہیں کہا بلکہ اس امر میں کہ صلوٰۃ وسلام دونوں ہماری دُعا اور منزل من اللہ ہونے میں ایک دوسرے کے ہم معنی اور مشعر تعظیم ہیں۔

اگرچہ اس معنی کو امام جوینی ؒ نے غیر انبیاء و ملائکہ ؑ کے حق میں مستقلاً لفظ سلام بولنے کے لئے علت منع قرار دیا ہے لیکن اہلسنت وفقہائے احناف کے دیگر محققین نے اسے تسلیم نہیں کیا۔

اس بیان سے اہل علم حضرات پر یہ امر بھی بخوبی واضح ہو گیا ہوگا کہ امام حلیمی ؒ اور امام جوینی ؒ نے جس سلام کو بمعنی صلوٰۃ قرار دے کر اس کا استعمال غیر انبیاء و ملائکہ ؑ کے لئے ممنوع قرار دیا ہے وہ ''سلام من اللہ'' ہے اور جو سلام تحیۃ من العباد ہو وہ ان کے نزدیک بمعنی صلوٰۃ نہیں۔ نہ وہ اسے ممنوع قرار دیتے ہیں۔ ثابت ہوا کہ امام جوینی کے قول ''فَلَا یُقَالُ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ'' جسے روح البیان، روح المعانی، جوہر التوحید اور شامی وغیرہ نے نقل کیا ہے، سے مراد مطلقاً سلام من اللہ ہے، سلام تحیۃ نہیں۔ دیکھئے روح المعانی پارہ ۲۲ صفحہ ۸۶۔ لہٰذا اگر بطور تحیۃ علی علیہ السلام یا حسین علیہ السلام کہا جائے تو امام جوینی ؒ اور ان کے متبعین کے قول پر بھی ممنوع نہ ہوگا۔

یہ صحیح ہے کہ بعض متاخرین کی تصانیف میں سلام مذکور کا ترک متعارف ہے لیکن تفحص کے بعد متقدمین کا مسلک یہی ثابت ہوا کہ وہ بالخصوص اہل بیت اطہار کے حق میں بالاستقلال تنہا لفظ سلام بولتے اور لکھتے رہے۔ چنانچہ اشعۃ اللمعات میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی ؒ ارقام فرماتے ہیں۔

(۱) ومتعارف در متقدمین تسلیم بود بر اہل بیت رسول از ذریت وازواج مطہرات

و در کتب قدیمہ از مشائخ اہل سنت و جماعت کتابت آں یافتہ میشود۔ و در متاخرین ترک آں متعارف شدہ است۔ واللہ تعالیٰ اعلم"

(اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد اول صفحہ ۴۰۵)

باوجودیکہ شیخ محقق قدس سرہ العزیز تصانیف متاخرین میں سلام مذکور کا ترک متعارف فرماتے ہیں مگر بذات خود اپنی تصانیف میں آل پاک مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء پر بالاستقلال "علیہ السلام" لکھتے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے:۔

(۲) جذب القلوب صفحہ ۷۸

"در سنہ سابعہ غزوۂ خیبر بود کہ امیر المؤمنین علی علیہ السلام چوں سپر از دست مبارک اوا وفتاد دروازۂ اورا .... برکند و سپر ساخت۔"

نیز اسی صفحے پر آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں:۔

(۳) وطلوع کردن آفتاب بعد از غروب بجہت فوت نماز عصر از امیر المؤمنین علی سلام اللہ علیہ

اسی جذب القلوب کے صفحہ ۹۴ پر ہے:۔

(۴) واورا استوانِ علی ابن طالب سلام اللہ علیہ نیز گویند

اسی صفحہ پر اس کے بعد فرماتے ہیں:۔

(۵) درخانۂ فاطمۂ زہرا سلام اللہ علیہا

پھر اسی صفحہ پر فرماتے ہیں:۔

(۶) بعلی و فاطمہ و حسن و حسین سلام اللہ علیہم خطاب میکرد

علاوہ ازیں تفسیر عرائس البیان صفحہ ۵۱۰ پر ہے:۔

(۷) وَعَنْ عَلِيِّ ابْنِ مُوْسَى الرِّضَا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَعْفَرِ الصَّادِقِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۷۰۰ پر فرماتے ہیں:۔

(۸) هٰذِهِ الْاٰيَةُ دَالَّةٌ عَلٰى اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ كَانَا اِبْنَيْ رَسُوْلِ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

پھر تفسیر کبیر کی تیسری جلد ۲۲۷ پر لکھتے ہیں:۔

(۹) لَا یَجُوْزُ اِسْنَادُہٗ اِلٰی عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامِ

اسی صفحہ پر تیسری سطر میں ہے۔

(۱۰) وَھُوَ اَنَّ الْاَلْیَقَ بِعَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ

یہی امام رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر کی جلد ہشتم صفحہ ۳۲۲ پر فرماتے ہیں۔

(۱۱) ھٰذِہِ الْاٰیَاتُ نَزَلَتْ فِیْ حَقِّ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ

(۱۲) ایضاً سطر سوم فی کتاب البسیط: اِنَّھَا نَزَلَتْ فِیْ حَقِّ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامَ

(۱۳) ایضاً سطر چہارم: اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ عَلَیْھِمَا السَّلَامَ مَرِضَا

(۱۴) ایضاً سطر ۲۲: اَلْحَلَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامِ بِبَنِی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ

(۱۵) ایضاً سطر ۲۳: وَلَا یُنْکَرُ دُخُوْلُ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْہِ

(۱۶) ایضاً سطر ۲۸، ۲۹: اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ مُخْتَصَّۃٌ بِعَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ

(۱۷) تفسیر مظہری جلد ہشتم صفحہ ۳۱۲ سطر ۶ پر حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رَوَاہُ اَحْمَدُ عَنِ الْحُسَیْنِ ابْنِ عَلِیٍّ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ

(۱۸) ایضاً سطر ۷: وَرَوَی الطَّبْرَانِیُّ بِسَنَدٍ حَسَنٍ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ

(۱۹) تحفہ اثنا عشری

(۲۰) فتاویٰ عزیزی

(۲۱) تفسیر فتح العزیز۔ تینوں کتابوں میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل بیت اطہار کے لئے بکثرت ''علیہ السلام'' استعمال فرمایا ہے۔

(۲۲) اصول الشاشی صفحہ ۲: وَالسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَحْبَابِہٖ

مشتے نمونہ از خروارے چند حوالے نقل کیے گئے۔ جنہیں پڑھ کر ناظرین کرا۔

بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ جلیل القدر علماء متقدمین و متاخرین اور اکابر اہل سنت و فقہائے احناف میں ایسے محققین بکثرت ہوئے جن کے نزدیک اہل بیت اطہار و ائمہ کبار کے لئے مستقلاً ''علیہ السلام'' بولنا بلا کراہت جائز ہے۔ بالخصوص اصول شاشی کی عبارت وَالسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَحْبَابِہٖ جو چھ سو سال سے دنیائے اسلام کے حنفی مدارس میں پڑھائی جاری ہے۔ مسلک مجوزین کی حقانیت کی ایسی روشن دلیل ہے جس سے انصاف پسند حضرات کے لئے تردد کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

ایک شبہ کا ازالہ

عبارات منقولہ کو کتابت کی غلطی یا تحریف پر محمول کرنا بالکل ایسا ہوگا جیسے فی زمانہ بعض علماء اہل سنت کی عبارات میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے اسم گرامی کے ساتھ ''رضی اللہ عنہ'' کے جملے کو غلطی یا تحریف پر محمول کر دیا جائے۔

یاد رکھئے! کتابت کی غلطی یہی ہو سکتی ہے کہ کوئی لفظ بدل جائے یا کہیں تقدیم و تاخیر ہو جائے یا کتابت میں اختصار سے کام لیا جائے جیسے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بجائے آج کل علامت ''ؐ'' یا صلعم لکھ دیتے ہیں۔ یہ بات کسی طرح قابل تسلیم نہیں ہو سکتی کہ ایک صحیح اور درست عبارت کو بلاوجہ کتابت کی غلطی یا تحریف قرار دے دیا جائے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوگا کہ کتب معتبرہ کی عبارات سے اعتماد بالکل اٹھ جائے گا ہر شخص اپنے مدعا کے خلاف جو عبارت پائے گا اسی کو غلطی یا تحریف کہہ دے گا۔

الحمد للہ! ہم نے وضاحت کے ساتھ علمائے معتبرین کے کلام میں اہل بیت اطہار و ائمہ کبار کے لئے مستقلاً علیہ السلام کہنے کا ثبوت پیش کر دیا۔ وَلِلّٰہِ الْحُجَّۃُ السَّامِیَۃُ

(۳) مانعین حضرات کا یہ فرمانا کہ صلوٰۃ وسلام کے الفاظ مستقلاً انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے لئے تعظیماً استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس لئے ان ہی کے ساتھ خاص رہیں گے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ جو لفظ بھی تعظیم انبیاء علیہم السلام کے لئے استعمال کیا جائے وہ ان کے ساتھ خاص ہو۔ دیکھئے ''سیدنا'' و ''مولانا'' انبیاء علیہم السلام کے لئے

تعظیماً استعمال کئے جاتے ہیں لیکن انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خاص نہیں۔ صحابہ کرام، تابعین و دیگر بزرگان دین کے لئے بھی سیدنا و مولانا بکثرت بولا جاتا ہے۔

ہاں! یہ صحیح ہے کہ عام استعمالات میں بعض الفاظ ایسے بھی ہونے ضروری ہیں جو صرف انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے لئے استعمال کئے جائیں تاکہ ان کی خصوصی عظمت ظاہر ہو تو لفظ ''صلوٰۃ'' اور مجموعہ ''صلوٰۃ و سلام'' کے الفاظ موجود ہیں۔ جو حضرات انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے ساتھ خاص ہیں۔ جن کا خاص ہونا ان کی خصوصیت شان کا مظہر ہے۔

(۴) روافض کا شعار صرف ''علیہ السلام'' نہیں بلکہ ''علیہ الصلوٰۃ والسلام'' ہے کیونکہ علیہ اسلام کے ثبوت میں جلیل القدر علماء اہل سنت کی عبارات کثیرہ ہم ابھی نقل کر چکے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ کہ اہل بدعت کا شعار اہل سنت کے لئے اسی وقت مکروہ و ممنوع قرار پائے گا جبکہ وہ کسی امر مذموم میں ہو۔ جیسے نوحہ گری اور سینہ کوبی وغیرہ۔ یا ان کے ساتھ تشبہ کا قصد کیا جائے۔ الحمد للہ! یہاں دونوں میں سے ایک بات بھی نہیں پائی جاتی۔ علیہ السلام کہنا نہ مذموم ہے نہ کہنے والا تشبہ کا قصد کرتا ہے۔ لہٰذا علتِ منع نہ پائی گئی۔ جب علت ہی نہیں تو حکم کراہت و منع کا مدار کس چیز پر ہوگا؟ دیکھئے علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ اسی بحث میں قاضی عیاض و دیگر علماء سے یہی اعتراض یعنی علتِ منع نقل کر کے اس کا جواب بعینہٖ وہی دیتے ہیں جو ہم نے دیا ہے۔ علامہ شامی فرماتے ہیں وَاِنَّمَا اَحْدَثَہُ الرَّافِضَۃُ فِیْ بَعْضِ الْاَئِمَّۃِ وَالتَّشَبُّہُ بِاَھْلِ الْبِدَعِ مَنْھِیٌّ عَنْہُ فَتَجِبُ مُخَالَفَتُھُمْ اھ۔ اَقُوْلُ کَرَاھَۃُ التَّشَبُّہِ بِاَھْلِ الْبِدَعِ مُقَرَّرَۃٌ عِنْدَنَا اَیْضًا لٰکِنْ لَا مُطْلَقًا بَلْ فِی الْمَذْمُوْمِ وَفِیْ مَا یُقْصَدُ بِہِ التَّشَبُّہُ بِھِمْ (شامی جلد ۵ صفحہ ۶۵۸)

بالکل یہی عبارت تفسیر روح المعانی پارہ ۲۲ صفحہ ۷۹ پر بھی مرقوم ہے دونوں کا خلاصہ یہ ہے کہ مانعین حضرات حکم کراہت و منع کی دلیل یہ بیان کرتے ہیں کہ بعض ائمہ کے لئے (مستقلاً) صلوٰۃ و سلام کہنے کی بدعت روافض نے جاری کی ہے اور اہل بدعت کے ساتھ تشبہ ممنوع ہے۔ لہٰذا ان کی مخالفت واجب ہے! میں کہوں گا کہ تشبہ باھل البدعۃ کا مکروہ ہونا ہمارے نزدیک بھی ثابت ہے لیکن مطلقاً نہیں بلکہ امر مذموم

میں یا اس وقت جبکہ تشبہ کا قصد کیا جائے۔

شامی اور روح المعانی کی اسی عبارت کا خلاصہ ہم نے اپنے جواب میں عرض کیا تھا جس کی تصدیق ناظرین کرام نے ملاحظہ فرمائی۔

اگر یہاں یہ شبہ پیدا کیا جائے کہ بلا قصدِ تشبہ مجموعۂ صلوٰۃ وسلام کا بھی جواز بلا کراہت ثابت ہوگیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارے نزدیک غیر انبیاء علیہم السلام کے لئے مجموعۂ صلوٰۃ وسلام کا مستقلاً استعمال مسلک جمہور کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص بغیر قصد تشبہ بھی استعمال کرے گا تب بھی ناجائز و مکروہ قرار پائے گا۔ بخلاف تنہا "سلام" کے کہ اسے کثیر محققین اہل سنت نے استعمال کیا ہے جیسا کہ عبارات سابقہ سے معلوم ہوا۔ فافهم وتدبر!۔

پھر یہ حضرات مانعین کرام کو چاہئے کہ اسی تشبہ کی وجہ سے عشرہ محرم میں ذکر شہادت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما، ان کے لئے ایصال ثواب وغیرہ امور مستحسنہ کو بھی ناجائز و ممنوع قرار دیں۔ اس لئے کہ یہ سب کام بقول مانعین روافض کا شعار ہیں اور ان کا تشبہ ممنوع ہے۔ نیز حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے مبارک ناموں کے ساتھ لفظ امام لکھنے کو بھی ناجائز کہیں۔ کیونکہ روافض کے مذہب میں امامت کا عقیدہ بھی ضروریات دین سے ہے جب وہ اہل بیت اطہار میں سے کسی کے لئے لفظ امام بولتے ہیں تو اس سے ان کی مراد امامت کے وہی معنی ہوتے ہیں جو اہل سنت کے نزدیک نبوت کے معنی ہیں اور غالباً اسی لئے اسلاف متقدمین کی تصانیف میں حسنین رضی اللہ عنہما یا اہل بیت اطہار میں سے کسی کے لئے امام کا لفظ نہیں پایا جاتا۔ لہٰذا مانعین کرام کو چاہئے کہ وہ علت تشبہ کی بناء پر جس طرح حسنین علیہما السلام کہنے کو مکروہ جانتے ہیں اسی طرح لفظ امام حسن اور امام حسین بولنے کو بھی ناجائز اور مکروہ سمجھیں۔

اس کے بعد اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت قدس سرہ العزیز کے دیوان شریف حدائق بخشش حصہ دوم کی طرف آیئے جس میں بکثرت اشعار ایسے ہیں جن میں اہل بیت اطہار و دیگر بزرگان دین رضی اللہ عنہم پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بالاستقلال سلام بھیجا

ہے۔ نمونے کے طور پر صرف گیارہ شعر ہدیۂ ناظرین ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں!

اس بتولِ جگر پارۂ مصطفیٰ حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

حسن مجتبےٰ سید الاسخیا راکب دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

اس شہید بلا شاہِ گلگوں قبا بیکس دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

بنت صدیق آرام جانِ نبی اس حریم برأت پہ لاکھوں سلام

شافعی، مالک، احمد، امام حنیف چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام

جس کی ممبر ہوئی گردنِ اولیاء اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

شاہِ برکات و برکات پیشینیاں نو بہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب تاابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام

میرے استاد ماں باپ بھائی بہن اہل وولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

اس مقام پر یہ کہنا انتہائی مضحکہ خیز ہوگا کہ یہ اسلام بالتبع ہے بالاستقلال نہیں کیونکہ بالتبع سلام وہ ہوتا ہے جو تابعین کے لئے مستقلاً نہ لایا جائے بلکہ مسلم علیہ متبوع پر تابعین کا عطف کر دیا جائے جیسے سلام اللہ علی نبینا و آلہ اجمعین کہ یہاں حضور کی آل پر بالتبع سلام ہے اور اگر تابع کے لئے بھی لفظ سلام ذکر کر دیا جائے تو وہ سلام بالتبع نہ رہے گا اگرچہ ماقبل پر مابعد کا عطف بھی کر دیا جائے جیسے سلام اللہ علی نبینا وسلام اللہ علی آلہ کہ یہاں مابعد کا عطف ماقبل پر ہے لیکن چونکہ آل کے لئے لفظ سلام علیحدہ ذکر کر دیا گیا اس لئے اس اسلام کو بالتبع نہیں کہہ سکتے بلکہ یہ اسلام بالاستقلال ہے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے تمام اشعار منقولہ بالا میں اہل بیت و دیگر بزرگانِ دین کے لئے مستقلاً لفظ سلام بار بار ذکر کیا گیا ہے لہذا یہ سلام قطعاً بالاستقلال ہے۔ اس کو بالتبع کہنا کسی طرح درست نہیں ہو سکتا۔

حرف آخر

اہل بیت رسول اللہ ﷺ کے حق میں علیہ السلام کو خلاف اولیٰ قرار دینے والے حضرات کی خدمت میں مودبانہ گذارش ہے کہ اگر آپ حضرات بعض علماء کے قول پر اعتماد کرنے کی وجہ سے اہل بیت اطہار کے لئے مستقلاً ''علیہ السلام'' کہہ کر خلاف اولیٰ کا ارتکاب اپنی پرہیزگاری اور پاک دامنی کے منافی سمجھتے ہیں تو ازراہ کرم غیر صحابہ علیہم الرضوان کے لئے ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کہہ کر بھی ترک مستحب کے دھبہ سے اپنے دامن تقاء کو داغدار نہ کیجئے۔ اس لئے کہ فقہائے احناف کے نزدیک استحباب ترضی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولنے کا مستحب ہونا) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ خاص ہے۔ درمختار میں ہے:

(وَيُسْتَحَبُّ التَّرَضِّيْ لِلصَّحَابَةِ) اس کے بعد فرمایا: (وَالتَّرَحُّمُ لِلتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْعُبَّادِ وَسَائِرِ الْأَخْيَارِ وَكَذَا يَجُوْزُ عَكْسُهُ) وَهُوَ التَّرَحُّمُ لِلصَّحَابَةِ وَالتَّرَضِّيْ لِلتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ (عَلَى الرَّاجِحِ) ذَكَرَهُ الْقَرْمَانِيُّ وَقَالَ الزَّيْلَعِيُّ الْأَوْلٰى أَنْ يَّدْعُوَ لِلصَّحَابَةِ بِالتَّرَضِّيْ وَلِلتَّابِعِيْنَ بِالرَّحْمَةِ وَلِمَنْ بَعْدَهُمْ بِالْمَغْفِرَةِ وَالتَّجَاوُزِ انتہی

(درمختار حاشیہ شامی جلد ۵ صفحہ ۶۵۹)

''رضی اللہ عنہ صحابہ کے لئے کہنا مستحب ہے آگے چل کر فرمایا کہ تابعین اور ان کے بعد والے علماء و بزرگان دین کے لئے ''رحمۃ اللہ علیہ'' کہنا مستحب ہے ایسے ہی بقول راجح اس کا عکس بھی جائز ہے یعنی صحابہ کے لئے ترحم، اور بعد والوں کے لئے ترضی، یہ قرمانی نے ذکر کیا اور زیلعی نے فرمایا کہ اولیٰ یہ ہے کہ صحابہ کے حق میں دعا کے لئے ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' اور تابعین کے لئے ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' اور ان کے بعد والوں کے لئے مغفرت اور تجاوز کے الفاظ بولے۔

ممکن ہے کہ اس مقام پر جملہ ''وَكَذَا يَجُوْزُ عَكْسُهٗ'' کسی خوش فہمی کا موجب ہو جائے لہذا یہ گزارش بے محل نہ ہوگی کہ یہاں ''يَجُوْزُ'' ہے ''يُسْتَحَبُّ'' نہیں جس سے غیر صحابی کے لئے ''اِسْتِحْبَابِ تَرَضِّيْ'' ثابت ہو جائے اور اگر ''يَجُوْزُ'' ہی کا سہارا لے کر غیر صحابہ کے لئے رضی اللہ عنہ کہا جائے تو اسی سہارے کو تھام کر کبھی ''ابوبکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' اور ''عمر علیہ الرحمۃ''، ''عثمان وعلی علیہما الرحمۃ'' بھی کہا ہوتا۔ جب اس کی ہمت نہ ہوئی تو اس کی جرأت کیسے ہوگئی؟ فَلَا تَغْفِلْ

اس کے بعد علامہ شامی کا فیصلہ بھی سن لیجئے۔ درمختار کی منقولہ عبارت کے تحت فرماتے ہیں:

(ويستحب الترضي للصحابة)

لِاَنَّهُمْ كَانُوْا يُبَالِغُوْنَ فِيْ طَلَبِ الرِّضٰى مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَجْتَهِدُوْنَ فِيْ فِعْلِ مَا يُرْضِيْهِ وَيَرْضَوْنَ بِمَا يَلْحَقُهُمْ مِنَ الْاِبْتِدَاۗءِ مِنْ جِهَتِهٖ اَشَدَّ الرِّضٰى فَهٰٓؤُلَاۗءِ اَحَقُّ بِالرِّضٰى وَغَيْرُهُمْ لَا يَلْحَقُ اَدْنَاهُمْ وَلَوْ اَنْفَقَ مِلْءَ الْاَرْضِ ذَهَبًا زَيْلَعِيْ

(شامی جلد ۵ صفحہ ۶۵۹)

''صحابہ کے لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا مستحب ہے اس لئے کہ وہ رضاء الٰہی طلب کرنے میں بہت کوشش کرتے ہیں اور وہ ایسے کاموں سے راضی ہوتے تھے جن کے باعث انہیں ابتداء ہی سے بہترین رضا حاصل ہو جائے۔ لہذا ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کہنے کے وہی زیادہ حقدار ہیں۔ ان کا غیر اگر پہاڑ بھر سونا بھی خرچ کر دے پھر بھی ان کے ادنیٰ ترین فرد سے نہیں مل سکتا۔ (انتہی)

فقہاء احناف کی ان روشن تصریحات کے باوجود بھی اگر غیر صحابہ کے لئے ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کہنے سے آپ کا دامن اتقاء ترکِ مستحب اور خلاف اولیٰ کے ارتکاب سے پاک ہے تو یقین رکھئے کہ اہل بیت رسول ﷺ کے حق میں ''علیھم السلام'' کہنے سے بھی آپ کا پاکیزہ دامنِ معصیت سے داغدار نہ ہوگا۔

اے خطۂ حجاز کے سرمایۂ بہار

اے خطۂ حجاز کے سرمایۂ بہار
تجھ سے ہی عطر بیز ہے چمن کے روزگار

واقف جہاں کو عدل و مساوات سے کیا
لطف و کرم عمل ترا، رحمت ترا شعار

رکھا نہ کوئی فرق غریب امیر میں
پست و بلند سارے ہیں تیرے ہی ہم کنار

رکھا نہ امتیاز کوئی نسل و رنگ کا
بے مایہ کو بھی تو نے دیا حسنِ مایہ دار

بچے بھی تیری شفقت و راحت سے بہرہ ور
پیر و جواں ہی صرف نہیں حُب میں حصہ دار

ہے فخر تجھ کو فقر پہ اللہ رے سادگی
ہے بوریہ نشینی میں شانِ صد افتخار

انسان کو سکھایا اخوت کی راہ پر
کی خلقِ عظیم کی بنیاد استوار

قرآں نے عظیم کہا تیرے خلق کو
ہر بات تیری نقش گرِ شکرِ کردگار

مایوس کی امید غلاموں کا سرپرست
بیوہ کا دردمند یتیموں کا غم گسار

یکساں حقوق کر دیئے زن اور مرد کے
عورت رہی نہ مرد سے گھٹ کے بھی کم عیار

صدیقؓ تیرے علم و تحمل کی ہے دلیل
حیدرؓ تری شجاعت و قوت کا اشتہار

عثمانؓ تیرے جود و عطا سے ہے حصہ گیر
فاروقؓ کے عمل سے ترا عدل آشکار

تیری ثنا کی چاشنی نطقِ بلالؓ میں
حسنینؓ تیرے حسن و تجمل کی یادگار

بوذرؓ تری قناعت و تسلیم کا بیاں
تصویر تیرے زہد کی سلمانؓ کا شعار

سیرت تری بیاں کرے ناداں نظیر کیا
روح القدس درود پڑھے جس پہ بار بار

اصغر حسین خان نظیر لودھیانوی

عہدیداران واراکین شوریٰ

تحریک غلامان اہل بیت علیہم السلام

بانی وسرپرست	صاحبزادہ سید انعام الحسنین کاظمی زنجانی 0300-7863154
ناظم اعلیٰ	صاحبزادہ سید تنویر حسین شاہ کاظمی 0301-4748508
مرکزی صدر	فریاد حسین قادری 0321-9426519
مرکزی جنرل سیکرٹری	مخدوم دانیال علوی قادری 0321-4592626

اراکین مجلس شوریٰ

1۔	سید سرفراز شاہ	0333-7266536
2۔	سید بلال شاہ	0301-5486094
3۔	ہادی خان نظامی	0345-2540329
4۔	یاسر مہروی	0344-2330902
5۔	حافظ سکندر	0345-3944589
6۔	محمد عنصر علی	0341-6606796
7۔	شفاقت علی	0312-4651916
8۔	ذوالفقار علی	0346-4167753
9۔	محمد ریاض	0345-6930793
10۔	ملک شعیب	0321-9426946
11۔	ملک شہزاد	0321-9455350
12۔	زبیر مبین	0324-4465590
13۔	محمد احسن خان	0333-5311233
14۔	تیمور حسین	0322-4774803